السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زیدنے اپنی زوجہ کو بحالت غیوبت بسبب کسی رنج کے روبرو دو شخص کے ایک بار طلاق دیا اور چار ماہ منقضی ہوگئے ہنوز اس زن مطلقہ کو خبر طلاق کی نہیں پہنچی پس ایسی حالت میں وہ عورت زید پر حلال ہوگی یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر وہ عورت غیر مدخولہ ہو تو زید پر بغیر نکاح جدید حلال نہیں ہے :

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِذَا نَكَحْتُمُ ٱلْمُؤْمِنَـٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا ۖ فَمَتِّعُوهُنَّ وَسَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا ﴿٤٩﴾ ... سورۃ الاحزاب

(اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو پھر انھیں طلاق دے دو اس سے پہلے کہ انھیں ہاتھ لگاؤ تو تمھارے لیے ان پر کوئی عدت نہیں جسے تم شمار کرو سو انھیں سامان دو اور انھیں چھوڑ دو اچھے طریقے سے چھوڑنا)

عدۃ الطلاق لا تجب الا بعد الدخول او الخلوۃ[1] (کفایہ باب العدۃ)

(عدت طلاق صرف دخول یا خلوت کے بعد ہی واجب ہوتی ہے)

اگر وہ عورت مدخولہ ہو تو اگر طلاق کے وقت حامل تھی اور اب وضع حمل کر چکی ہو تو بھی زید پر بغیر نکاح جدید حلال نہیں اور اگر وضع حمل نہ کیا ہو تو اگر زید قبل وضع کے اس سے رجعت کرلے تو زید پر حلال ہو جائے گی ۔

وَأُو۟لَـٰتُ ٱلْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ... ﴿٤﴾ ... سورۃ الطلاق

(اور جو حمل والی ہیں ان کی عدت یہ ہے کہ وہ اپنا حمل وضع کردیں ۔

"وان کانت حاملا فعدتہا ان تضع حملہا "[2] (ہدایہ باب العدۃ)

(اگر وہ حاملہ تھی تو اس کی عدت یہ ہے کہ وہ حمل وضع کردے)

اگر عوت طلاق کے وقت حامل نہ تھی تو اگر حیض والی ہو اور طلاق کے بعد اس کو تین حیض آچکے ہوں تو بھی زید پر بغیر نکاح جدید کے حلال نہیں ہے اگر تین حیض نہ آئے ہوں تو اگر زید تین حیض آنے کے قبل اس سے رجعت کرلے تو زید پر حلال ہو جائے گی ۔

وَٱلْمُطَلَّقَـٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلَـٰثَةَ قُرُوٓءٍ ﴿٢٢٨﴾ ... سورۃ البقرۃ

(اور وہ عورتیں جنھیں طلاق دی گئی ہے اپنے آپ کو تین حیض تک انتظار میں رکھیں)

"واذا طلق الرجل امراتہ طلاقا بائنا او رجعیا او وقعت الفرقۃ بینہما بغیر طلاق وہی حرۃ ممن تحیض فعدتہا ثلاثۃ اقراء والاقراء الحیض عندنا "[3] (ہدایہ کتاب العدۃ)

(اور جب آدمی اپنی بیوی کو طلاق رجعی یا طلاق بائن دے چکے یا بغیر طلاق کے ان کے درمیان جدائی ہو جائے اور وہ اس سے آزاد ہو جائے جس سے وہ حیضہ ہوئی تو اس کی عدت تین اقراء ہے اور قراء ہمارے نزدیک حیض ہیں

اگر وہ عورت حیض والی بھی نہ ہو تو زید پر بغیر نکاح جدید حلال نہیں ہے ۔

وَٱلَّـٰٓـِٔى يَئِسْنَ مِنَ ٱلْمَحِيضِ مِن نِّسَآئِكُمْ إِنِ ٱرْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَـٰثَةُ أَشْهُرٍ وَٱلَّـٰٓـِٔى لَمْ يَحِضْنَ ... ﴿٤﴾ ... سورۃ الطلاق

(اور وہ عورتیں جو تمھاری عورتوں میں سے حیض سے ناامید ہو چکی ہیں اگر تم شک کرو تم ان کی عدت تین ماہ ہے ۔ اور ان کی بھی جنھیں حیض نہیں آیا)

"وان كانت ممن لا تحيض من صغر او كبر فعدتها ثلاثة اشهر وكذا التي بلغت بالسن ولم تحض "[4] (ہدایۃ باب العدۃ) واللہ اعلم بالصواب۔

(اگر وہ ان عورتوں سے ہیں جن کو صغر سنی یا بڑھاپے کی وجہ سے حیض نہیں آتا تو اس کی عدت تین مہینے ہے اسی طرح وہ جو حیض کی عمر کو تو پہنچ گئی لیکن اسے ابھی حیض نہیں آیا) کتبہ : محمد عبداللہ۔

---

[1]۔ الکفایۃ شرح الہدایہ (2/332)

[2]۔ الہدایۃ (2/28)

[3]۔ الہدایۃ (2/27)

[4]۔ الہدایۃ (2/28)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الطلاق والخلع، صفحہ: 504

محدث فتویٰ